مشرق وسطیٰ کی تقسیم پر مشتمل ہے۔ کتاب پڑھ کر نہ صرف تازہ ترین جنگ سے مکمل آگہی حاصل ہوتی ہے بلکہ اس قضیے کا تاریخی پس منظر بھی سامنے آتا ہے۔ مختلف نقشہ جات، تصاویر اور معلومات پر مبنی چارٹس، اقوام متحدہ کی قرارداد کا متن، لبنان و اسرائیل کا تعارف، صہیونی ریاست کا قیام، عرب اسرائیل جنگوں پر ایک نظر، اعلان بالفور اور دیگر معلومات نے کتاب کی اہمیت دوچند کر دی ہے۔ زیرنظر کتاب لبنان، اسرائیل اور حزب اللہ کے بارے میں تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔(عمران ظہور غازی)

علامہ اقبال اور ان کے ہم عصر مشاہیر، پروفیسر محمد سلیم۔ ناشر: سنگِ میل پبلی کیشنز، لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۲۰۲۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

علامہ اقبال ایک نابغۂ روزگار شخصیت تھے۔ انھوں نے نہ صرف اپنے عہد کو متاثر کیا بلکہ آنے والے زمانوں کے لیے بھی، شعروشاعری کا ایسا نمونہ چھوڑ گئے جسے پڑھتے ہوئے، نہ صرف برعظیم بلکہ ساری دنیا کے انسان اپنے اندر ایک خاص طرح کی حرکت و حرارت، جوش و ولولہ اور ایک مثبت اور تعمیری جذبہ محسوس کرتے ہیں___ ہم جیسے اُن کے لاکھوں عامی مداحوں کے علاوہ، ان کے بیسیوں نام ور معاصرین نے بھی اُن کی شخصیت اور شاعری سے گہرا تاثر قبول کیا۔

زیرنظر کتاب میں مصنف نے اقبال اور ان کی ۱۱ معاصر شخصیتوں (قائداعظم، نواب بھوپال، مولانا مودودی، خلیفہ عبدالحکیم، سلیمان ندوی، تاثیر، ابوالکلام، محمد علی جوہر، راس مسعود، مسولینی اور نہرو) کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے بقول: ''برصغیر کے معاصر مشاہیر نے کلامِ اقبال اور فکرِ اقبال کو نہایت شان دار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے اور اقبال نے بھی ان شخصیات کے علم و فضل اور ان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے'' (دیباچہ)۔ مشاہیر کا، اقبال کو خراجِ عقیدت پیش کرنا تو سمجھ میں آتا ہے، مگر اقبال کیوں کر، ان شخصیات کے مدّاح تھے؟ اس لیے کہ اقبال، ان کے اندر کوئی نہ کوئی ایسی خوبی دیکھتے تھے، جو نہ صرف مسلم معاشرے کی بھلائی اور اُمت مسلمہ کی خیرخواہی کے نقطۂ نظر سے قابلِ تعریف تھی، مثلاً اقبال، قائداعظم کو ہندی مسلمانوں کا نہایت پُرخلوص، قابل اور دیانت دار لیڈر سمجھتے تھے۔ 'علومِ اسلامیہ کی جوے شیر' سید سلیمان ندوی اس لیے اقبال کے نزدیک